چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی | (رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۲) | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(جلد ۹) ۱۹- ربیع الاول سنہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۰ چیت سنہ ۱۹۶۷ (نمبر ۲۳)

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

مختصر حالات جلسہ سالانہ

حمد الٰہی
اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جلسہ سالانہ مقررہ تاریخ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کو نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۲۷ مارچ کی دوپہر کو بخیر و عافیت اور نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ مہمانوں کی صحیح تعداد تو نہیں بتلائی جا سکتی۔ مگر بعض دوستوں نے اندازہ کیا ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والے دوست تین ہزار سے زائد تھے۔ مسجد اقصےٰ جو بہت وسیع کیگئی ہے اور جس کا اندرکا ہال پہلے کی نسبت دوگنے سے بھی زیادہ ہو گیا ہے اور صحن بھی بڑھایا گیا ہے۔ وہ نماز جمعہ کیوقت ساری بھر گئی تھی اور اردگرد کے مکانات اور ڈاکخانہ کے کوٹھوں پر بھی لوگ بیٹھے اور مسجد کے کوٹھے پر بھی سیڑھی لگا کر چڑھائے گئے یہ بھی کافی نہ ہوا۔ تو کوچوں میں لوگوں نے کپڑے بچھائے اور بالآخر صفوں کے قریب ہونے کے سبب بعض نمازیوں کو ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدے کرنے پڑے۔ یہ ہے پاک نوشتوں کا دن جن پورا ہونا۔ ابتدا میں جب حضرت اقدسؑ نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر پیشگوئی کی تھی کہ دور دور سے لوگ چل کر تیرے پاس آویں گے تو بعض نادان اس پر ہنستے تھے۔ مگر خدا کی باتوں کو کون ٹال سکتا ہے آج یہاں کابل سے لیکر برہما تک اور کشمیر سے لیکر مالابار تک کے آدمی جمع ہیں۔

آمد احباب
جلسہ تو جمعہ کے دن شروع ہوا مگر دوستوں کی آمد دوشنبہ سے شروع ہو گئی تھی۔ منگل اور بدھ کے دن بھی بہت سے دوست آئے اور جمعرات کے دن سب سے زیادہ آئے۔ بعض دوست جو قلیل الفرصت تھے وہ جمعہ کی نماز کو یہاں پہونچ گئے۔ اس جگہ ہم چند دوستوں کے نام بطور نمونہ پیش کرتے ہیں جو جلسہ کی خاطر ان ایام میں آئے یا کچھ عرصہ سے پہلے آکر یہاں اس خاطر بیٹھے ہوئے تھے کہ شریک جلسہ ہوں۔ حاجی عمر ڈار و مولوی عبد اللہ صاحب بمعہ ایک جماعت کثیر از کشمیر۔ مولوی عبد العلیم صاحب بمعہ ایک جماعت افغانان از علاقہ افغانستان۔ جناب سردار عجب خان صاحب بمعہ ایک جماعت افغانان از سرحد۔ شیخ فضل کریم صاحب و دیگر برادران از علاقہ پشاور۔ و میاں محمد یوسف صاحب و دیگر برادران از مردان۔ مولوی محمد یمین صاحب و برادران از داتہ۔ مولوی محمد یحییٰ و برادران از علاقہ ہزارہ۔ شیخ نور احمد صاحب و برادران از ایبٹ آباد۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب و برادران از راولپنڈی۔ مولوی محمد افضل صاحب و برادران از چنگا بنگیال مولوی کرم داد صاحب و برادران از دوالمیال۔ بابو محمد حسین صاحب و برادران از جہلم۔ منشی احمد الدین صاحب و برادران از گوجرانوالہ۔ شیخ محمد جان صاحب و برادران از وزیر آباد۔ سید حامد شاہ صاحب و برادران سیالکوٹ۔ خلیفہ نور الدین صاحب و برادران از جموں۔ حاجی رحیم بخش صاحب و برادران از گجرات۔ مصری خان صاحب و برادران از علاقہ کیمبل پور۔ سید نادر شاہ صاحب و برادران از چکوال۔ مولوی محمد فضل الٰہی صاحب و برادران سرگودہا۔ مولوی قطام الدین صاحب و برادران از رحمہ۔ خواجہ کمال الدین صاحب و برادران از لاہور۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب و برادران از امرتسر۔ میاں بوٹے خان صاحب و برادران از شکار۔ منشی محمد اروڑا صاحب و برادران از کپورتھلہ۔ بابو محمد اشرف صاحب از جالندھر۔ سید محمد علی صاحب و برادران از کانپور گڈھ۔ میاں رحمت اللہ صاحب و برادران بنگہ۔ مولوی عزیز بخش و برادران از ڈیرہ غازیخان۔ میاں غلام حسین صاحب از ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ قاضی خواجہ علی صاحب و برادران از لودیانہ۔ جناب محمد حسین خان صاحب از خیرپور سندھ۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب از حیدرآباد سندھ۔ منشی اللہ داد صاحب و برادران محلانوالہ۔ مولوی عبد الصمد صاحب و برادران پٹیالہ۔ میاں عبد اللہ صاحب برادران سنور۔ سائیں احمد دین صاحب و برادران خوشاب۔ مستری بہادر صاحب و برادران از بھیرہ۔ بابو نور الدین صاحب و برادران از لائل پور۔ بابو عبد العزیز صاحب از سہارنپور۔ منشی عزیز الرحمان صاحب منصوری برادر مختار احمد صاحب و برادران از شاہجہانپور۔ انوار حسین خان صاحب از شاہ آباد۔ بابو برکت علی صاحب و برادران از شملہ۔ بابو محمد عثمان صاحب مولوی علی احمد صاحب و بابو غلام غوث صاحب از الٰہ آباد۔ خان صاحب محمد حسین خان میرٹھ بابو عبد الرحمان صاحب از کلکتہ۔ میاں احمد صاحب از رنگون مولوی محی الدین صاحب و میاں فخر الدین صاحب از مالابار۔ جو ۲۰۰۰ کوس کا سفر طے کر کے یہاں پہونچے ہیں۔ بابو غلام حسین صاحب بہاولپور۔ عبد السمیع صاحب و برادران امروہہ۔ وزیر خان صاحب علاقہ بنگال۔ یہ چند جگہوں کے نام بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔

موانع تخیر ہوں
بعض معزز دوست جن کی ملاقات سے دل خوش کرنے کی امید تھی۔ بعض ناگزیر وجوہات کے سبب تشریف نہیں لاسکے۔ مثلاً حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بہ سبب علالت طبع تشریف نہیں لاسکے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرماوے۔ ایسا ہی بعض اور مقامات سے بھی احباب تشریف نہیں لاسکے۔ اور ان کے تشریف نہ لاسکنے کی وجہ بھی معلوم

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع چھپکر شائع ہوا)

(اکتبہ محمد حسین کاتب عفی اللہ عنہ)

Digitized by Khilafat Library

نہین ہوئی ۔ دعا ہے ۔ کہ مواضع بخیر ہون ۔ مثلاً مالیر کوٹلہ منٹگمری جھنگ ۔ حاجی پورہ ۔ حصارہ ۔

رہائش چونکہ موسم کسی قدر گرمی کا ہوگیا ہے اور افواہ تھی کہ گاؤن مین چند ایک کیس پلیگ کے بھی ہوگئے ہین اس واسطے احباب کی رہائش کا انتظام باہر میدان مین جہان مدرسہ کی نئی عمارت بنے گی کیا گیا ۔ احباب کیواسطے وہان ایک کیمپ لگایا گیا اور چند عارضی بارکین بنائی گئین تاہم سارے اجلاس گاؤن مین ہی مسجد اقصےٰ مین ہوتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعا اور توجہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل وکرم کیا ۔ کہ باوجود اتنے بڑے اجتماع کے کسی طرح کی بیماری کا کوئی وقوعہ نہین ہُوا ۔ اس جگہ اس بات کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا ۔ کہ ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ نے مجھے فرمایا ہے کہ چند طلباء کے والدین کے خطوط آئے جنھون سُنا ہے کہ وہان پلیگ ہے ۔ اس واسطے انہون نے بچون کو بھیجنے مین تامل کیا ہے اس واسطے ان کی تشفی کیواسطے اطلاع دیجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے علاقہ مین ہر طرح سے خیریت ہے اور طلباءُ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرکے بے شک بلا تامل آسکتے ہین ۔

پروگرام جلسہ جلسہ کا پروگرام یہ تہا ۔ پہلے دن بعد خطبۂ نماز جمعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اپنا مضمون پڑھا ۔ جس مین میر صاحب موصوف نے ہر پیشہ و ہنر کے لوگون کو ان کی کمزوریون کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ۔ اس جمعہ مین جو خطبہ حضرت نے پڑھا اس کو اسی وقت بوساطت بعض بلند آواز والے احباب سب کو پہونچایا گیا چونکہ حضرت صاحب کی آواز سب تک نہ پہونچ سکتی تہی ۔ اس واسطے حضرۃ میر ناصر نواب صاحب شیخ یعقوب علی صاحب و ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے یکے بعد دیگرے بلند آواز سے سب تک ان پاک نصائح کو پہونچایا ۔ یہی خطبہ اخبار بدر مین ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے ۔ میر صاحب کی تقریر کے بعد طلبائے مدرسہ کو جناب محمد حسین خان صاحب سب جج نے انعام تقسیم کیا جو کہ انہین سالانہ امتحان مین باعزت پاس ہونے کیواسطے دیا گیا اور مولوی صدر الدین صاحب نے منشی سکندر علی صاحب کے حسنِ خدمات کے شکریہ مین کچھ نقدی کا پرس عطا کیا ۔

احمدیہ کانفرنس بورڈنگ ہوس کے ایک کمرہ مین ہوئی جسمین مختلف جماعتون کے سکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان نے چند ضروری امور کو مختصر بحث کے بعد پاس کیا ۔ جن مین سے ایک بحث تھا ۔ اعدادین شن کا فنڈ کھولا گیا اور قرار دیا گیا کہ بیرونی انجمنون کے واسطے ضروری نہین کہ وہ سالانہ جلسے کیا کرین ۔ مگر ضرورت کے وقت وہ صدر انجمن سے اس معاملہ مین استصواب و استفسار کرکے اجازت حاصل کرسکتے ہین نیز تعمیر فنڈ کے واسطے توجہ دلائی گئی کہ سب صاحبان باہر پہر کر اپنی اپنی جگہ کوشش کرین ۔ تقرر واعظین کی طرف بہی توجہ دلائی گئی ہے کہ جیسے جیسے لائق آدمی ملتے جاوین اس کام پر مقرر کئے جاوین اور بوقت فصل زمینداروں سے غلہ وصول کرنے کے واسطے محصلین کے تقرر پر گفتگو ہوئی ۔ اس جلسہ کے صدر حضرۃ صاحبزادہ صاحب موصوف تھے ۔

دوسرے دن صبح کو سب سے اول حضرت میر حامد شاہ صاحب نے اپنی نظم پڑہی جو انشاء اللہ درج اخبار کی جاوےگی اور ان کے بعد حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ نے رپورٹ جلسہ سالانہ سنائی ۔ اس رپورٹ کے سناتے ہوئے جب کہ انہون نے یہ بیان فرمایا کہ لنگر کا فنڈ قریب ایک ہزار روپے کا قرضدار ہے تو احباب نے اسی وقت اس کمی کو پورا کردیا ان کے بعد حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے قومی ضروریات کی اپیل پیش کی ۔ جس پر آٹھ ہزار روپیہ اسیوقت لکھا یا گیا ۔ جس مین سے قریب چھ ہزار روپیہ اُسی وقت نقد وصول ہوا ۔ کل چندہ قریب دس ہزار روپیہ کے ہوا ہے ۔ اس کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا ۔ پھر بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ نے تقریر فرمائی ۔ جو سارے جلسہ کی روح و روان ہی ۔ اس تقریر کو انشاء اللہ اگلے اخبار مین بہتمام وکمال درج اخبار کیا جاوےگا اس اخبار مین حضرت کا خطبہ جمعہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ۔ حضرت کی تقریر کے بعد حضرت سید عابد علی شاہ صاحب نے اپنے چند الہامات و کشوف سلسلہ حقہ احمدیہ کی تائید مین سنائے جنمین ایک کا مطلب یہ بہی تہا کہ جو لوگ اپنے اندر کمزوریون کو دیکھتے ہین وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین دعا کیواسطے عرض کرین اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ انکی دستگیری فرمائیگا ۔

تیسرے دن سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایک تازہ نظم پڑہی گئی جو اسی اخبار مین ہدیہ ناظرین ہے اس کے بعد آپنے حقائق اور معارف قرآنیہ سے بہری ہوئی ایک تقریر کی اور قرآن شریف کی چند آیات کی ایسی لطیف تفسیر کی کہ بہتون کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوئی اور حضرت صاحب موصوف کو اپنے مقدس باپ کیطرح قرآن شریف کے ساتھ جو عشق و محبت ہے اسکی خوشبو سے تمام ناظرین کے دل بشاش ہوگئے ۔ اللہم زد فزد ۔ تقریر کے آخر مین صاحبزادہ صاحب نے انجمن تشحیذ الاذہان کا ذکر مختصر الفاظ مین کیا اور چونکہ امید ہے ۔ کہ انکی تقریر جو اسی وقت بعض دوستون نے قلمبند کرلی تہی ایک نظر ثانی کے بعد رسالہ تشحیذ مین بہی چھپے گی اس واسطے مین اس موقعہ سے یہ فائدہ اُٹھاتا ہون کہ احباب کو اس مفید رسالہ کی خریداری کی طرف بہی توجہ دلاؤن ۔ حضرت صاحبزادہ کی تقریر کے بعد حافظ عبد الرحیم صاحب سکرٹری انجمن تشحیذ نے اپنی رپورٹ سالانہ سنائی اور چونکہ اس رپورٹ مین انہون نے رسالہ کے فنڈ مین کچھ کمی دکہلائی تھی اس واسطے شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے اس کمی کو پورا کرنے کیواسطے تحریک کی اور اگرچہ اس وقت ہر قسم کے چندون کی ادائگی اور خرید کتب وغیرہ کے سبب احباب اپنی جیبین خالی کرچکے ہوئے تہے تاہم ایک بڑا حصہ اس کمی کا اسی وقت فوری چندون سے پورا کیا گیا اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے دُعا کے ساتھ جلسہ ختم کیا اور احباب اپنے اپنے گھرون کو وداع ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو آمین ۔

مذکورہ بالا کارروائیون کے علاوہ برادرم چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹی کی تحریک و کوشش سے ایک احمدی راجپوتون کی کانفرنس ہوئی ۔ جسمین راجپوتون کی بہتری کیواسطے مفید تجاویز پیش کرکے پاس کی گئین ۔ اور تین نکاح بہی پڑہے گئے ۔ جن کے خطبات حضرت خلیفۃ المسیح نے مسجد اقصیٰ مین پڑہے ۔ حافظ عبد العزیز صاحب اسٹیشن سیالکوٹ کا نکاح مستری حسن دین صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ ایک سو پچیس روپے حق مہر پر ہوا ۔ حافظ صاحب کے بہائی بابو عبد الحمید صاحب نے مبلغ صہ اس خوشی کی تقریب مین انجمن کو اسی وقت دئے ۔ دوم سید محمد یوسف صاحب سوداگر قادیان کا نکاح ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی ولایت کے ماتحت ایک سیدزادی سے مبلغ پانصد روپے حق مہر پر ہوا اور بابو الٰہی بخش صاحب شملہ کے صاحبزادے بابو غلام محمد صاحب کا نکاح منشی عزیز الدین صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ تین ہزار روپے حق مہر پر ہوا ۔

بیعت اس جلسہ مین ایک کثیر جماعت حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئی ۔ متفرق اوقات مین سلسلہ بیعت جاری رہا لیکن سب سے زیادہ قابل ذکر وہ بیعت ہے جو کہ حضرت نے مسجد اقصیٰ مین لی بیعت کنندون کی تعداد بہت تہی اور سب کے ہاتھ حضرت کے ہاتھ تک پہونچ نہ سکتے تہے اسواسطے حضرت صاحب نے ممبر پر کہڑے ہوکر اپنا ہاتھ پھیلایا اور سب کو کہا کہ بیعت کرنیوالے اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہین اور اپنے ہاتھ آگے کردین اور جو حضرت فرماتے رہے وہ کہتے گئے اسطرح سب کی بیعت ہوئی ۔

شکریہ یہ جلسہ جس خیر و خوبی کے ساتھ سرانجام ہُوا اس کیواسطے سب سے اول حضرت خلیفۃ المسیح شکریہ کے قابل ہین جن کی پُر درد دُعاؤن اور قیمتی نصائح نے احباب کو بیش بہا دولت سے مالا مال کردیا ہے اور آپکے بعد وہ بزرگ دوست ہین جنھون نے مفید مضامین کی دعوتین احباب کے آگے پیش کین اور پھر وہ صاحبان جنھون نے مہمانون کے مکانات اور کہانے پینے کے انتظام مین اور انکی ہر طرح کی آسائش مین سرگرمی کے ساتھ رات دن محنت کی ۔ برادرم اکبر شاہ خان صاحب اپنے بورڈرز کی جماعت اور چھوٹے بچون کی فوج ظفر موج کے ساتھ جس تن دہی کے ساتھ اس مجاہدہ مین مصروف رہے اور لڑکو نکے دلون مین اس خدمت

بات کی طرف متوجہ کرتا ہون کہ :۔

میرے پھر تقریر کرنے تک تہین کوئی بات سُنائے یا تقریر کرے۔ تو یاد رکھو۔ ہمارا معیار یہ ہوگا۔ کہ ان مذکورہ بالا عقاید کے موافق کوئی بات ہو۔ یا اس کی تفصیل ہو۔ تو ہماری طرف سے ہے۔ اور اگر اس کے خلاف کسی کے مونہہ سے نکلے تو وہ ہمارے عقائد کے مطابق نہین۔

اسلام چونکہ حق کے اظہار کے لئے آیا ہے جیسا کہ اس سورہ شریف سے ظاہر ہے۔ اس لئے جہاں دین کی بہت سی باتین پہونچانی پڑتی ہیں۔ وہان ہم تم کو دنیا کے متعلق بھی ایک مختصر سی بات سُناتے ہیں۔ اور وہ بھی دراصل دین ہی کی بات ہے وہ یہ ہے کہ :۔

دنیا کا کام امن پر موقوف ہے۔ اور اگر امن دنیا مین قائم نہ رہے۔ تو کوئی کام نہین ہو سکتا۔ جس قدر امن ہوگا اُسی قدر اسلام ترقی کرے گا۔ اس لئے ہمارے نبی کریم ؐ امن کے ہمیشہ حامی رہے۔ آپ نے طوائف الملوکی مین جو مکہ معظمہ مین تہی۔ اور عیسائی سلطنت کے تحت جو حبشہ مین تھی۔ ہم کو یہ تعلیم دی۔ کہ غیر مسلم سلطنت کی ماتحت کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اس زندگی کے فرائض سے "امن" ہے۔ اگر امن نہ ہو۔ تو کسی طرح کا کوئی کام دین و دنیا کا ہم عمدگی سے نہین کر سکتے اس واسطے مین تاکید کرتا ہون۔ کہ امن بڑھانے کی کوشش کرو۔ اور امن کے لئے طاقت کی ضرورت ہے۔ وہ گورنمنٹ کے پاس ہے۔ مین خوشامد سے نہین بلکہ حق پہنچانے کی نیت سے کہتا ہون۔ کہ تم امن پسند جماعت بنو۔ تا تمہاری ترقی ہو۔ اور تم چین سے زندگی بسر کرو۔

اس کا بدلہ مخلوق سے مت مانگو۔ اللہ سے اس کا بدلہ مانگو۔ اور یاد رکھو۔ کہ بلا امن کوئی مذہب نہین پھیلتا اور نہ پھیل سکتا۔

مین اس کے ساتھ یہ بھی کہتا ہون کہ حضرت صاحب کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے اس احسان کے بدلہ مین ہم اگر امن کے قائم کرنے مین کوشش کرین۔ تو اللہ تعالےٰ اس کا نتیجہ ہم کو ضرور دے گا۔ اور اگر ہم خلاف ورزی کرین گے۔ تو اس کے بد نتیجے کا منتظر رہنا پڑے گا۔

دوسری بات جو سمجھاتا ہون۔ وہ یہ ہے۔ کہ باہم محبت بڑھاؤ۔ اور بغضون کو دُور کر دو اور یہ محبت بڑھ نہین سکتی۔ جب تک کسی قدر تم صبر سے کام نہ لو۔ اور یاد رکھو۔ صبر والے کے ساتھ خدا خود آپ ہوتا ہے۔ اس واسطے صبر کنندہ کو کوئی ذلّت و تکلیف نہین پہونچ سکتی

تیسری بات جو مین کہنی ضروری سمجھتا ہون وہ یہ ہے کہ حضرت صاحب نے فتح اسلام میں پانچ شاخون کا ذکر کیا ہے اور ان پانچ شاخون مین چندہ دینے کی تاکید کی مثلاً آپ کی تصانیف کی اشاعت۔ اشتہارات کی اشاعت۔ آپ کے لنگر خانہ کو مضبوط کرنے کی تاکید اور مہمانخانہ کی ترقی کی طرف توجہ اور آمد و رفت پر بعض وقت جو خرچ پڑتے ہیں ان کے لیئے مکان بنانے پڑتے ہین۔

ان میں انفاق کرنے کی تاکید آپنے فرمائی ہے۔ مین اس تاکید پر تاکید کرتا ہون کہ ہمارا مہمانخانہ کسی قدر آپ لوگون کی سستی کا مظہر ہے۔ مین جس طرح دیکھتا ہون کہ ایک مدرسہ چہتا ہے۔ لنگر اور دینی مدرسہ بہت کمزور رنگ میں ہے۔ ہمارے بھائیون کو توجہ چاہیئے کہ ان دونون امور کی طرف بہت کوشش کرین۔ اور اتفاق سے کام لین۔ پھر یہ بھی تاکید کرتا ہون۔ جو کتابین بیچتے ہین اور بہت اخلاص سے کام لیتے ہین۔ ان کی کتابون مین ۲ ریا ۴ ر کی امداد (خرید) دینے سے دریغ نہ کرین۔

ایک ہمارے دوست مولوی حسن علی صاحب نے اخلاص سے تائید حق نام لکہی ہے۔ حضرت صاحب کے زمانہ مین اس کو شائع کیا ہے۔ لیکن اس کی کئی سو جلد یہان پڑی ہیں۔ وہ بھی خرید لیں۔

میں یہ باتیں اس لئے بتاتا ہون۔ کہ تم کو دین اور دنیا دونون کا وعظ کرون یہ نہین کہ مجھے دنیا کی غرض ہے کیونکہ میری عمر کا بہت بڑا حصہ اللہ کے فضل سے گذرا ہے۔ یہ تھوڑے دن جو باقی ہین۔ مین مخلوق سے سوال کرنے مین اپنی ہمت کو ضائع نہین کرتا۔

کَفّارہ

سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کے مشہور محقق و مدقق عالم السنۂ عبرانی و کلدانی مفتی محمدؐ صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر قادیان کا لیکچر بر مضمون کفّارہ۔ جو کہ دسمبر ۱۹۰۹ء کے آخر مین اسلامی لیکچرون کے سلسلہ مین احمدیہ بلڈنگس لاہور کے میدان مین ایک عظیم الشان جلسہ مین بصدارت حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز دیا گیا۔ اور بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپورنے مطبع بدر مین بہ اہتمام مفتی صاحب موصوف مینجر مطبع چھپوا کر فائدہ عام کے واسطے شائع کیا ہے۔ قیمت فی جلد ۳ر جو صاحب عیسائیون کے درمیان مفت تقسیم کرنے کیواسطے اکٹھے خرید کرین انکو ایک روپیہ

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے

اس مضمون کو پڑہکر فرمایا۔

جو مضمون محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر مبنی ہو اسکی قبولیت کے لئے الٰہی رضامندی سے بڑہکر کیا تدبیر ہو سکتی ہے شریعت سے واضح ہے کہ جس کام کیلئے ریا و سمعت اور طلب دنیا اصل غرض نہین ہوتی اور وہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اسکو برومند فرماتا ہے ہاں کو تو انصار اللہ کے اقبال پر اتنا کہدینا موجب تو ہے اب سمجھتا ہون کہ یہ کفارہ کا مضمون انشاء اللہ تعالیٰ بہتون کے لئے ایمانی ترقی کا موجب ہوگا

نور الدین - ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

رسید زر

۱۰۹۱/۱۷۷ - میان پیر اللہ صاحب عہ
۲۹۸ - میان محمد دین صاحب عہ
۲۰۹۲ - میان کریم بخش صاحب للعہ
عہ - میان فیض احمد صاحب جمون للعہ
۳۲۹ - خواجہ کرم داد صاحب جمون للعہ
۲۶۷ - میان نواب دین صاحب عہ
۱۹۴۰ - راجن شاہ صاحب عہ بقایا عہ
۸۶۷ - بہاء الدین صاحب گکھڑوالی عہ
چودہری اللہ داد صاحب [illegible] عہ
[illegible] - [illegible] صاحب [illegible] عہ

۱۹۲۹ - چودہری عبدالعزیز صاحب سکھترہ للعہ
۱۳۰۶ - امیر الدین صاحب گجرات ۱ر
۲۲۹۶ چودہری شیر محمد صاحب بقایا ۱ہر
مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹ للعہ
۱۱۳۲ - محمد یار صاحب ملتان عہ
۲۳۰۴ - نقشبند صاحب ولپنڈی للعہ
میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ للعہ
۱۱۵۶ شیخ محمد صاحب لودیانہ ے ر
۱۱۳۳ - غلام غوث صاحب للعہ
مولوی غوث محمد صاحب سعداللہ پور عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library

خطبہ جمعہ

(موخہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء ایکبیجی)

کلمہ شہادت - اعوذ - تسمیہ اور سورۃ عصر کے بعد فرمایا -
تمام خطبے جو دنیا مین پڑھے جاتے ہیں رسول اللہ کے زمانہ سے
اس زمانہ تک ان سب کی ابتدا کلمہ شہادت سے ہوتی رہی ہے
پہلا جملہ لا الٰہ الا اللّٰہ ہے - اس کے تین فائدے ہیں
(۱) پہلا فائدہ جو شخص باواز بلند اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہہ لیتا
ہے ہم اس کو مسلمان سمجھتے ہین -

(۲) دوسرا فائدہ اس کا یہ ہے - جب اسکو حقیقی طور پر ایمان
آتا ہے - تو دنیا کے تمام ذرائع و اسباب میں (جو حصول مقلمد
کے لئے مفید و بابرکت ہو سکتے ہین) یقین کرتا ہے - کہ سب
تاثیر میرے مولیٰ کی ہے -

(۳) تیسرا فائدہ اس کا یہ ہے جبکی شہادت کے لئے تمام انبیاد
داولیا ایک زبان ہین - کہ جب اسکی کثرت کی جاوے اور
بار بار اس کو دہرایا جاوے - تو خدا تعالیٰ تک پہونچنے کے
لئے جتنے پردے ہیں - بتدریج سب کے سب اُٹھ جاتے ہیں
اس کلمہ کے دو حصے ہیں -

ایک میں لا الٰہ ہے دوسرے مین الا اللہ ہے - پہلے حصہ مین
انسان کے گناہون کے دور کرنے کا علاج ہے -

دوسرا حصہ - نیکیون کے حاصل کرنے کا ذریعہ - اس کلمہ کے
ساتھ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشہد ان
محمداً عبدہ و رسولہ کا جملہ اس لئے لگایا کہ زمانہ گزشتہ مین
آپنے دیکھ لیا تہا - کہ پہلے ہادیون کو لوگون نے معبود بنالیا
تھا - اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
توحید کی تکمیل کے لئے کہ خدا کی معبودیت مین کوئی دوسرا شریک
نہ کیا جاوے بلکہ مجھے عبد سمجھین - یہ کلمہ بڑھا دیا تا میری قوم
وہ نہ کرے - جو پہلی قومون نے کیا -

مین اس جزو کو اس توحید کا متمم یقین کرتا ہون اور یہ سچ
ہے کہ اس جزو کے سوا حقیقت مین مومن کامل نہین بن سکتا
جب اللہ تعالیٰ پر انسان ایمان لاتا ہے - جو لا الٰہ الا اللہ
کا منشا ہے - تو اسمار الٰہی کا مطالعہ کرنے سے - ملائکہ کتب
انبیاء - تقدیر - حشر نشر - پلصراط - جنت ونار پر ایمان لانا
لازم ہو جاتا ہے - کیونکہ یہ خدا کی صفات ہیں - کہ تقدیر
اس نے بنائی - جنت ونار کو بنایا -

پس جو کوئی لا الٰہ الا اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کے لئے لابدی ہے
کہ خدا کے اسمار و صفات پر ایمان لاتے - تب اس کو انبیاء
حشر و نشر - ملائکہ - کتب پر ایمان لانا ضروری ہو جاتا ہے -
قرآن کریم سے ظاہر ہوتا ہے - کہ اس مین اللہ تعالیٰ نے
فرمایا - والذین یومنون بالاخرۃ یومنون بہٖ وھم
علےٰ صلوٰتہم یحافظون - انسان جب اللہ پر ایمان لاتا ہے
تو آخرت پر ایمان لے آتا ہے اور جزا و سزا کے اعتقاد کے بعد
ضرور ہے کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے
(جس کے ساتھ ملائکہ وکتب کا ایمان بھی آگیا) اور پھر مومن نماز
کا پابند ہو جاتا ہے -

پس جو لا الٰہ الا اللّٰہ کا دعوےٰ کرے باایں ہمہ نماز کا تارک رہے اور
قرآن شریف کی اتباع مین سُستی کرے - حقیقت مین لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللّٰہ کے دعوے میں سچا نہین - جیساکہ یہ آیت
(یومنون بہ) ظاہر کرتی ہے - کیونکہ حضرت نبی کریم کا تذکرہ اس
کلمہ مین موجود ہے -

اب ہم کو ضرورت پڑی کہ ہم کوئی لفظ ایسا کہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس درجہ کا انسان تہا - رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کا پتہ لگانا اس کے واسطے دو آئتین سامنے
رکھنی چاہئین - (۱) انک علیٰ خلق عظیم اور دوسری مین فرمایا
ہے - وکان فضل اللہ علیک عظیماً - اللہ تعالیٰ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کو عظیم فرماتا ہے
اور ان پر جو فضل ہوا اُسے بھی عظیم فرمایا - اب خیال کرو - کہ
جس کو خدا تعالیٰ نے عظیم کہا - وہ کس قدر عظیم الشان ہوگا - اب جو
رسول اس شان کا ہے - اس کے بغیر ہم کو کسی اور مقتدا بنانے
کی ضرورت ہی کیا ہوئی -

جو کتاب اللہ جلشانہٗ نے اس کامل انسان پر نازل کی ہے اس
کے لئے دو گواہیان ہیں -

(۱) انا لہ لحافظون اور (۲) لا یاتیہ الباطل من
بین یدیہ ولا من خلفہ -

اس کتاب کا محافظ حضرت حق سبحانہ ہے جس کے لئے آئندہ پیشگوئی
ہے کہ اس کتاب کی باطل کرنے والی آئندہ بھی کوئی چیز نہین
بھیجین گے -

تو پھر ہم کو سائنس یا بیرونی خطرناک دشمن سے گھبرانے کی کیا
ضرورت ہے - جب ہم کو ایسی کتاب دیگئی ہے - کہ جس کا خدا حافظ
ہے اور جس کی باطل کرنے والی کوئی چیز فطرت کے خالق نے
پیدا ہی نہین کی -

پس جیسا ہمارا رسول کامل ہے ویسے ہی ہماری کتاب کامل ہے -
یہ کتاب تو قیامت تک رہے گی - مگر ایسی کامل کتاب ہمارے گھرون سے
نکل کر دوسرے گھرون مین چلی گئی - تو ہمارے بزرگون کے روح کو
کیا خوشی ہوگی -

پس خوف ہے تو یہ کہ ہمارے گھرون سے یہ کتاب نہ نکلے اور ہم اس
کی اتباع سے محروم نہ رہین اور مین دیکھتا ہون - کچھ امراء ہیں - کچھ
علماء کچھ سجادہ نشین اور کچھ وہ لوگ ہیں جو قوم کے لئے آئندہ کالجون
میں تعلیم پانے کی تیاریاں کر رہے ہیں - یہ لوگ اگر سست ہوں تو
عوام مخلوقات کا کیا حال ہو سکتا ہے اس واسطے مین نے یہ سورۃ عصر
پڑہی تھی - میرا مقصد اس کے پڑھنے سے یہ بتانے کا ہے - کہ زمانہ
جس طرح کی تیزی سے گزر رہا ہے - اسی طرح ہماری عمرین بھی گزر رہی
ہین - یعنے عصر کا آناً فاناً گزرنا ہماری عمرون پر اثر ڈال رہا ہے -

اللہ نے اس کا یہ علاج بتایا ہے کہ تمہین زمانہ کی پروا نہ ہو - اگر ہمارا
حکم مان لو - وہ حکم یہ ہے - کہ مومن بنو اور عمل صالحہ کرو - دوسرون
کو مومن بناؤ اور حق کی وصیت کرو اور پھر حق پہچاننے مین تکالیف
سے نہ ڈرو -

یہ وہ سورۃ ہے - کہ صحابہ کرامؓ جب باہم ملتے - تو اس سورہ کو پڑھ
لیا کرتے - تم اور ہم بھی آج ملے ہیں اس لئے اسی سنت کریمہ کے
مطابق مین نے بھی اس کو پڑھا ہے -

اور مین تمہین یقین دلاتا ہون (تم میرے دل کو چیر کر نہین دیکھ سکتے
نہ اس کا لکھا پڑھ سکتے ہو - البتہ میری زبان کے اقرار سے بوجھے
جاؤ گے اور اس سے اگر نفع اٹھاؤ - تو تمہارا بھلا ہوگا -

مَین جس ایمان پر قائم ہون وہ وہی ہے - جس کا ذکر مین نے لا الٰہ الا اللہ
مین کیا ہے - میں اللہ کو اپنی ذات میں واحد صفات مین یکتا اور
افعال مین لیس کمثلہ اور حقیقی معبود سمجھتا ہون - مین اللہ تعالیٰ کے
ملائکہ پر ایمان لاتا ہون جو اللہ نے پیدا کئے ہیں - اور تمام ان رسُولون
اور کتابون پر جو اللہ تعالیٰ نے بھیجین - ایمان رکھتا ہون - میرا یقین
ہے کہ :-

تمام انبیاء - تمام اولیاء اور تمام انسانی کمالات کے جامع لوگون مین
ایک ہی ہے - جس کا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے - میرے واہمہ کے واہمہ مین بھی نہین آتا کہ کوئی اور ہو
حضرت صاحب کا ایک شعر یاد آگیا ؎

اے در انکار و شکے از شاہ دیں
خادمان و چاکرانش را بہ بین

ہم جب دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کیسے پاک گروہ تھے اور مجدد کیسے
یہ تو قصے کہانی بات ہو جاتی - لیکن تمہارا وجود اس گاؤن مین گواہی
ہے - کہ احمدؑ کا غلام بننے سے کیا نفع آتا ہے - میں تم کو اب ایسی

52

نظم مبارک

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ — اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ
گرتے پڑتے درِ مولیٰ پر رسا ہو جاؤ — اور پروانہ کی مانند فدا ہو جاؤ
جو ہیں خالق سے خفا ان سے خفا ہو جاؤ — جو ہیں اس در سے جُدا اُن سے جُدا ہو جاؤ
حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جاؤ — خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ
غنچۂ دیں کے لئے بادِ صبا ہو جاؤ — کفر و بدعت کے لئے دستِ قضا ہو جاؤ
سُرخ رو رو بروئے داورِ محشر ہو جاؤ — کاش تم حشر کے دن عہدہ برآ ہو جاؤ
بادشاہی کی تمنا نہ کرو ہرگز تم — کوچۂ یارِ یگانہ کے گدا ہو جاؤ
بحرِ عرفان میں تم غوطے لگاؤ ہر دم — بانئِ کعبہ کی تم کاش دُعا ہو جاؤ
وصلِ مولیٰ کے جو بھوکے ہیں انہیں سیر کرو — وہ کرو کام کہ تم خوانِ مری ہو جاؤ
قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں — بھُولے بھٹکوں کے لئے راہنما ہو جاؤ
پنبۂ مرہم کافور ہو تم زخموں پر — دلِ بیمار کو درمان و دوا ہو جاؤ
طالبانِ رُخِ جاناں کو دکھاؤ دلبر — عاشقوں کے لئے تم قبلہ نما ہو جاؤ
امرِ معروف کو تعویذ بناؤ جان کا — بیکسوں کے لئے تم عقدہ کشا ہو جاؤ
دمِ عیسیٰ سے بھی زیادہ ہو دکھاؤ میں اثر — یدِ بیضا بنو موسےٰ کے عصا ہو جاؤ
راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں — موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

موردِ فضل و کرم وارثِ ایمان و ہُدیٰ
عاشقِ احمدؐ و محبوبِ خدا ہو جاؤ

ایک رویا

حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے ایک رویا حضرت خلیفۃ المسیح کی تائید میں دیکھا ہے۔ جو مولوی صاحب موصوف کے اصل خط سے بمعہ ترجمہ اس جگہ مولوی صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں درج کیا جاتا ہے۔

رایت فی المنام انک تمشی فی طریق وانا وحکیم فضل دین نذھب خلفک وانا اقول لک انہ مضت علیّ فی حقک احوال ثلث - الاول - حال الابتداء کنت مخالفاً لک قولاً وکتابۃً الثانی حال الوسط صرت ساکتاً وما کنت اخالفک ولکن فی قلبی شی من الخلجان والثالث الان انی اعتقد انک خاتم المفسرین وانت افضل من مفسری الماضیین ھذا اقولی فی ھذہ الرویا ارید ... ان اشیعہ فی قراطیس الاخبار لئلا اکون مصداق ومن یکتمہا فانہ اثم قلبہ واللّٰہ علی ما اقول وکیل وکفیٰ باللّٰہ شہیداً - والسلام خیر الختام - ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

ترجمہ خط - میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک راستہ میں جا رہے ہیں اور میں اور حکیم فضل دین صاحب آپ کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں اور میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں - کہ مجھ پر تین حالتیں آپکے بارے میں گذری ہیں - اوّل ابتدائی حال کہ میں بعض آیات کی تفسیر میں آپ سے اختلاف رکھتا تھا - (اور اس کا اظہار بذریعہ قول و تحریر کرتا رہتا) دوم - پھر میری یہ حالت ہوئی کہ میں خاموش ہو گیا اور میں کسی اختلاف کا اظہار نہ کرتا تھا - مگر میرے دل میں کچھ خلجان رہتا سوم پھر یہ حالت ہو گئی - کہ میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ آپ خاتم المفسرین ہیں اور اگلے مفسرین سے

افضل ہیں - یہ میرا قول ہے خواب میں - اور میں ارادہ رکھتا ہوں - کہ اسے اخبارات میں شائع کروں - تاکہ مصداق ومن یکتمہا فانہ اٰثم قلبہ کا نہ ہو جاؤں -

مولانا موصوف کی طبیعت ناساز رہتی ہے - تمام احباب دُعا کریں کہ اس خزانہ معارف و عرفان کو صحت عاجلہ و شفا کاملہ عطا فرماوے - اڈیٹر

مدرسہ بند

مدرسہ تعلیم الاسلام بہ تسلسل رخصتہائے امتحانہ سالانہ و جلسہ احتیاطاً پندرہ روز کے واسطے اور بند کیا گیا ہے طلبا کو چاہیئے - کہ ۱۶ - اپریل کو حاضر ہو جاویں لیکن پنجم کی جماعت کھل گئی ہے اور اس کی تعلیم بدستور جاری ہے اسواسطے پنجم ای کے طلبا کو فوراً حاضر ہو جانا چاہیئے +

پشتو میں تفسیر فاتحہ

سردار محمد عجب خان صاحب کے ہمراہ جو مولوی صاحب تشریف لائے تھے انہوں نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ تبرکاً ہمیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنے پڑھائیں حضرت نے سورہ فاتحہ اور سورہ عصر کی چند سطریں انہیں پڑھائیں یہ ترجمہ اور تفسیر چونکہ افغان صاحبان کی خاطر تھا - اس واسطے ہم قلمبند کر کے اس کا ترجمہ پشتو میں کرا رہے ہیں اور اخبار میں چھاپا جاوے گا + انشاء اللہ تعالیٰ -

ایک غلطی کی اصلاح

صفحہ ۴ و ۵ جو اخبار کے درمیان ڈالا گیا ہے یہ اصل میں صفحہ ۲ و ۳ ہیں ناظرین درست کر لیں -

اخبار میں جلدی

چونکہ ابت وار کے دن تک جلسہ رہا بلکہ پیر کا روز بھی دوستوں کی مشایعت میں گزرا اسواسطے ان دنوں اخبار کی چھپائی کا انتظام نہیں ہو سکا لہٰذا صرف ۶ صفحوں پر یہ اخبار نکالا گیا ہے -

دین الحق

اسی کتاب کے متعلق پہلے ہی اخبار میں ذکر ہو چکا ہے - ہمارے دوست میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق دہلی نے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کی تحریروں سے ان کا مذہب دکھایا ہے کہ کیا ہے - جہاں مخالفین مختلف قسم کے بہتان سلسلہ حقہ پر باندھتے ہیں - وہاں اس کتاب کی اشاعت از حد مفید ہو گی - حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو بہت ہی پسند فرمایا ہے اور پچاس نسخے خود خرید فرما کر مفت تقسیم کئے ہیں اس کتاب کو پڑھنا نہ صرف غیر احمدیوں کے واسطے بلکہ احمدیوں کیواسطے بھی از حد مفید ہے - ہماری رائے میں حسب توفیق کوئی احمدی گھر اس کتاب سے خالی نہیں رہنا چاہیئے - قیمت فی جلد ۸ / مجلد کی قیمت ۱۰ / ملنے کا پتہ - مؤلف موصوف تراہا بیرم خان - دہلی -

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہمارے ایک پرانے دوست جناب مولوی محمد صادق صاحب پروفیسر پرنس آف ویلز کالج جموں قریباً ۵۰ سال کی عمر میں جموں میں ہی وفات پا گئے - مرحوم پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل و منشی فاضل تھے اور ۱۸۹۰ء میں (بسفارش حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح والمہدی جو ان دنوں میں والی ریاست جموں و کشمیر کے طبیب خاندان شاہی تھے) انہیں دنوں میں ملازم ہوئے تھے جن دنوں میں کہ یہ عاجز بھی وہاں کے مدرسہ میں نیا ملازم ہوا تھا ان تعلقات کے سبب جموں میں کئی سال وہ اور میں اکٹھے رہے عاجز نے ۱۹۰ء کے موسم سرما میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی اور مرحوم نے ایک سال بعد بمعیت بابو غلام محمد صاحب جو آجکل گلگت ایجنسی میں ہیڈ کلرک ہیں حضرت مرحوم کی بیعت سے سرفرازی حاصل کی تھی اس واسطے مرحوم کے ساتھ تعلقات محبت دن بدن ترقی کرتے گئے آپ سلسلہ احمدیہ میں ایک فاضل مولوی تھے اور اپنی وسعت کے مطابق خدمات دینی میں حصہ لیتے تھے آپ کے ضعیف باپ اور چھوٹے بچوں کیواسطے یہ صدمہ بہت سخت ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صبر جمیل عطا

بدر کی صداقت کا ثبوت

اخبار "بدر" میں حافظ عبد المنان کی دعوت کا ایک واقعہ چھپا تھا - اہل حدیث اس کی تردید کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ "او بدر" اگر تو واقعی بدر ہے تو آپ نے اس الزام کو ثابت کر - ورنہ بتلا کہ آیندہ تجھے بدر کہیں یا بدرو - "ہمیں اس معاملہ کو بڑھانے کی کچھ بھی ضرورت نہیں تھی اور نہ حافظ صاحب کے دعوت دینے پر ہمارے سلسلہ کی سچائی منحصر ہے - ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ہمارے مخالفین کہاں تک صداقت سے بیزار رہتے ہیں اور کہاں تک ان کے دل اس سلسلہ کے برحق کو مانتے اور اس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں - مگر لف و رسم و عادات اور لوگوں کے طعن و تشنیع سے ڈر کر جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم کے شان نزول بنتے ہیں -

پرچہ اہل حدیث مجاریہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء میں حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ احمدی جماعت وزیر آباد کو حافظ صاحب نے اپنے پوتے کے عقیقہ کی دعوت میں نہیں بلایا اور نہ ہی احمدی احباب سے حافظ صاحب نے اپنے دروازہ پر استقبال کر کے مصافحہ کیا ہاں یہ قبول کرتے ہیں کہ چونکہ ان کی ذریت ناخلف ہے اس لئے ان کی بلا مرضی ان کے بیٹوں نے احمدیوں کو ضرور دعوت میں بلایا۔

چونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حافظ صاحب نے خود اپنے دروازہ پر احمدیوں کا استقبال کر کے اور ان سے مصافحہ مسنونہ کر کے اپنے اخلاق کریمانہ کا نمونہ دکھایا - بلکہ بعد فراغت اکل و شرب حافظ صاحب نے ہم احمدیوں سے بدیں الفاظ (شیخصاحبان کھانا کھالیا؟) دریافت فرمایا - لہذا ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ شہادت دیتے ہیں کہ یہ سچی بات ہے اور ہمارا یقین ہے کہ حافظ صاحب محدث کہلا کر ایسے صریح کذب بیانی کے مرتکب نہیں ہوئے ہونگے - جس کو شہر کا قریباً ہر شخص جانتا ہے - اور نیز خدا تعالیٰ کا صاف حکم قرآن مجید میں واجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور - یعنے دروغگو کو مشرک قرار دیا گیا ہے - اس لئے ایڈیٹر اہلحدیث کے خلاف تقاضا کا جوش معلوم ہوتا ہے - لہذا ہمارا مطالبہ ہے - کہ اگر اہلحدیث کا ایڈیٹر کچھ بھی غیرت رکھتا ہے - تو حافظ عبد المنان صاحب کا انکار مؤکد بقسم مفصلہ ذیل امور کا اپنے پرچے میں شائع کرے - اول - حافظ صاحب کی شمولیت دعوت مذکور میں نہ تھی - اور نہ ہی حافظ صاحب نے دعوت کے اہتمام کے لئے مبلغ ..... باکمبش اپنے زبدۃ الاطبا بیٹے کو دئے اور نہ ہی حافظ صاحب نے اس دعوت میں سے خود کھایا۔

دوم - مؤکد بقسم یہ بھی حافظ صاحب کی طرف سے شائع کرے کہ حافظ صاحب نے اپنے دروازہ میں نہ احمدیوں کا استقبال کیا اور نہ ہی اس نے مصافحہ کیا - اگر ایڈیٹر اہلحدیث نے ہمارے اس مطالبہ کو حافظ صاحب سے پورا نہ کرایا - تو ہم دروغگو کے لئے سوائے اس کے کیا کہیں - کہ لعنت اللہ علی الکاذبین - ؎

بر قمر عوعو کنی از سگ رگی
نور ماہ کمتر نگردد زیں سگی

المظہــــــــــــــــران
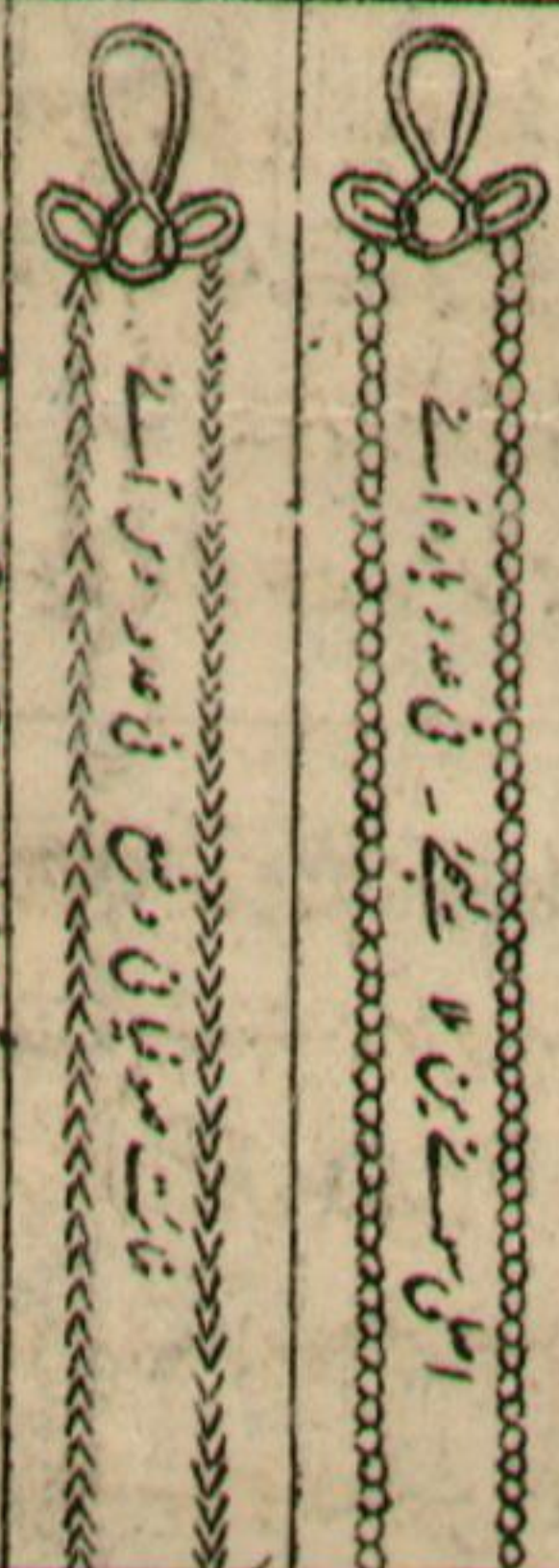
حافظ غلام رسول مولوی - احمدی امام جماعت احمدیہ وزیر آباد
شیخ عبد الرحمان - سوداگر
حافظ غلام رسول سوداگر وزیر آباد
شیخ نیاز احمد - سوداگر وزیر آباد
راقم شیخ محمد جان سکرٹری جماعت احمدیہ وزیر آباد۔

کوہ اٹنہ نے سخت آتش فشانی کی - لاوا کی بڑی نہر بارہ فٹ گہری اور بارہ سو فٹ فراخ بہتی ہے - کئی باغات انگور اور باغبانوں کے کوٹھے اس جلتے ہوئے لاوا کی نہر میں دب گئے زور ترقی پر ہے

مقدمات سڈیشن لاہور - آکاش والے نے معافی مانگی بیداری کے ایشری پرشاد نے تین سال - ہندوستان کے ضیاء الحق نے ۵ سال - سہاگ کے منشی رام نے ۷ سال - قومی اصلاح کے نندگوپال نے ۵ سال - لالہ فلک کو مختلف جرائم کے لئے تین سال آٹھ ماہ قید سخت اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ورنہ اور چھ ماہ قید سخت - کشن سنگھ کو کل ۹ ماہ کی قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے - سورن سنگھ سے مقدمات اٹھالئے صرف بھائی پرمانند صاحب ایم - اے کا مقدمہ باقی ہے جس کی آیندہ پیشی ۱۵ - اپریل کو قرار پائی ہے۔

میاں محمد اسحق اٹاری کرم سنگھ فوت ہو گئے جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

مولوی محمد فضل صاحب چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کی کتاب اسرار شریعت حصہ اول پھر شائع ہو گئی - حجۃ اللہ البالغہ ہمچو قسم کتابوں کا اچھا انتخاب ہے۔

ایس اے دین احمد کمپنی دہلی گلی قاسم جان